ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں شجر کاری کا کردار، سیرت طیبہ کی روشنی میں اختصاصی مطالعہ

The role of plantations in reducing environmental pollution, A specific study in the light of Sirat-e-Tayyaba

Khalil Ur Rehman
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad:
kurrahman@hotmil.com

Aysha Zahoor
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad:
ayeshazahoor855@gmail.com

Irum Sagheer Ahmed
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad:
Iramsagheer13@gmail.com

Abstract

Planting trees is the most efficient way to address the issue of environmental contamination, which is putting the entire globe in great risk. People are being urged to plant trees everywhere they go, and a significant sum of money is being used to promote the value and utility of trees. Since Islam and Christianity are the two most popular world religions, more than half of all people practice these faiths. The ultimate goal of this paper is to review and present the teachings from both religions regarding the necessity and significance of planting trees, particularly from their sacred texts, the Holy Quran and the Holy Bible (Old and New Testament), in order to inspire adherents of both faiths to make this kind of contribution. Hopefully, if these lessons are applied, global efforts to prevent environmental contamination would be strengthened. In the modern world, environmental contamination is a widespread problem. In order to address sustainable solutions for environmental problems, the world community recently held the COP-27 (Climate Change Conference of Parties) in Egypt. Global environmental conferences are evidence that the globe is most concerned about the ecological catastrophe. The modern industrial revolution has given humanity access to a comfortable and opulent living. However, the natural ecological system has experienced disruption, instability, and disorder. The survival of humans on Earth is seriously threatened by the current climate

changesThus, we cannot refer to the materialistic advancement of today as sustainable development. In actuality, the hazards of environmental change are a constant threat to modern man. Thus, in order to address the current ecological problems, it is our community's duty to act immediately to prevent environmental degradation. Islam is an environmentally benign religion. Islam forbids all forms of pollution and establishes strict.

Keywords: *Environmental Pollution, Control, Role, Islam, IFEES.*
Keywords: Plantation, Environmental pollution, Islam, Christianity

تمہید

خالق کائنات کے احسانات میں سے صاف ستھرے ماحول کا میسر ہونا بھی انسان کے لیے ایک نعمت ہے۔ مگر اس صاف ستھرے ماحول کو انسان کی بے احتیاطی نے آلودہ کر دیا ہے، جس کے باعث بہت سارے مسائل و مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم اگر بحثیت مسلمان بھی اپنے ماحول کے حوالے سے مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ اسلام نے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے اور ماحول کی حفاظت اور اس کو آلودگی سے بچانے میں مؤثر کردار ادا کرنے والے اساسی عناصر کو صاف رکھنے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پریشان کن امر یہ ہے کہ ہم نے ان تعلیمات کو بھلا دیا ہے جس کی وجہ سے ہم آج ماحولیاتی آلودگی جیسے خطرناک مسئلے سے دوچار ہیں۔ ماحول کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا، اسے آلودگی سے بچانا، جنگلات اور راستوں کا تحفظ کرنا ہماری دینی و معاشرتی ذمہ داری ہے۔

ماحول کی آلودگی پر قابو پانے کیلئے اسلام نے باقاعدہ صفائی کے متعلق احکام بیان فرمائے ہیں۔ اسلام نے شجر کاری کے تحفظ و انتفاع کے لیے بھی تفصیلی احکام صادر فرمائے ہیں لہذا ان مسائل سے نمٹنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس آرٹیکل میں سیرت طیبہ کی روشنی میں شجر کاری کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے جو ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ اور ایک صاف ستھرے ماحول کے ضامن ہے۔

ماحول کا تعارف

لغوی مفہوم: لغوی اعتبار سے عربی زبان میں ماحول کے لئے "البیئۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، جس کا مادہ "بوأ" ہے۔ لغت عربی میں "بوأ" کا مادہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لفظ "البیئۃ" کا معنی ہے گھر اور ماحول۔ قرآن کریم میں

بھی اسی معنی میں مستعمل ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "والذين تبوأوا الدار"[1] اور وہ لوگ جو اپنے گھروں میں مقیم ہیں۔"

اصطلاحی مفہوم:

"الوسط أوالمجال المكاني الذي يعيش فيه الإنسان بما يضم من ظواهر طبيعية وبشرية يتأثر بها ويؤثر فيها "[2]

یعنی وہ مرکز یا جگہ جہاں انسان زندگی بسر کرتا ہے، بشمول ان طبعی اور بشری مظاہر کے جن سے انسان متاثر ہوتا ہے اور ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔

آلودگی کا تعارف

لغوی مفہوم: عربی زبان میں آلودگی کے لئے "تلوث" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، تلوث، لوث سے ماخوذ ہے جس کے معانی خراب ہونا اور گدلا کر دینا ہے۔[3]

اصطلاحی مفہوم:

هو إدخال الإنسان مباشرة أو بطريق غير مباشر لمواد أو لطاقة في البيئة والذي يستتبع نتائج ضارة، علي نحو يعرض الصحة الإنسانية للخطر ويضر بالمواد الحيوية وبالنظم البيئية وينال من قيم التمتع بالبيئة، أو يعوق الاستخدامات الأخرى المشروعة للوسط "[4]

1۔ سورہ الحشر: ۹

2۔ محمد عبد القادر الفقی، البیئۃ، مشاکلہا و قضایاہا و حمایتہا من التلوث، مکتبہ ابن سینا، ۱۹۹۹ء، ص ۱۴

3۔ محمد بن مکرم بن منظور، لسان العرب، بیروت: دار صادر، ج ۲، ص ۱۸۷

4۔ قانون حمایہ البیئۃ الاسلامی مقارنا بالقوانین الوضعیۃ، احمد عبد الکریم، بیروت: دارِ ابن حزم، ص ۲۸

انسان کا براہِ راست یا بالواسطہ طور پر ماحول میں کوئی مواد یا توانائی ڈالنا جو نقصان دہ نتائج کا حامل ہو اور جس سے انسانی صحت خطرے سے دوچار ہو جائے اور جو زندگی کے وسائل اور ماحولیاتی نظاموں کو نقصان پہنچانے یا ماحول سے متعلق دوسرے جائز استعمالات سے مانع ہو۔

قرآن کریم اور ماحولیاتی آلودگی

ماحولیاتی آلودگی اس وقت نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کا اہم مسئلہ ہے، اس کا احساس اب بعض علمی حلقوں میں مفکرین کو ہو رہا ہے اور وہ اس کے سدباب کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اسلام نے آج سے سینکڑوں سال پہلے اس اہم مسئلے کے سدباب کے لئے اہم ہدایات پیش کرنے کا امتیاز حاصل کیا ہے۔ اس کے سدباب کے لئے قرآن کریم اور سیرت طیبہ نے بنیادی سبب گندگی کو قرار دیا ہے اور ہر قسم کی نجاسات سے صفائی کی تعلیم دی ہے اور صفائی کرنے والوں کی اس قدر حوصلہ افزائی کی ہے کہ ان کو محبوب اور پسندیدہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اللّٰہُ یحبُّ الْمُطَّہِّرِین [5]

یعنی اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قرآن کریم نے ماحولیاتی آلودگی کے لئے فساد کا لفظ استعمال کیا ہے، جو اس معنی میں زیادہ دلالت کرنے والا اور اسی مفہوم کو زیادہ واضح کرنے والا ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے ماحولیاتی آلودگی اس کے اسباب اور نتائج کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیدی النَّاسِ لِیذیقہُمْ بَعْضَ الَّذِی عَمِلُوْا لَعَلَّہُمْ یرجِعُوْنَ[6]

خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

5۔ سورہ التوبہ:۱۰۸

6۔ سورہ الروم:۴۱

فساد سے مراد ہر وہ مادی یا معنوی فساد ہے، جس کا اثر انسانی صحت یا معاشرتی ماحول پر پڑے۔ اس اعتبار سے آلودگی اور فساد کے معنی بہت ہی قریب ہیں۔ قرآن حکیم نے یہ وضاحت کی کہ یہ انسان کے کسبِ عمل کا نتیجہ ہے۔ فیکٹریاں، ہوائی، بری اور بحری ذرائع آمدرفت اور زراعت کے نت نئے طریقے آلودگی کا سبب ہیں۔

سیرت طیبہ اور ماحولیاتی آلودگی

رسول اللہ ﷺ نے ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لیے اہم تعلیمات و اقدامات پیش کیے ہیں، جس طرح قرآن حکیم نے اس علت سے نجات پانے کے لئے صفائی کی ترغیب دی ہے اسی طرح آپ ﷺ نے بھی احادیث میں صفائی کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"الطهور شطر الإيمان"[7]

یعنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات نے انسانی جسم سے لے کر معاشرے کے ہر حصے تک ہر چیز کو پاک اور صاف رکھنے کی تاکید کی ہے، انسانی جسم کو صاف رکھنے کے لئے وضو اور غسل کا حکم دیا گیا ہے، صرف جسم ہی نہیں بلکہ جسم کے ہر ہر عضو کی صفائی کا حکم دیا ہے، مثلاً انسان کے منہ سے بدبو دیگر لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے دانتوں کو صاف رکھنے کے لئے مسواک کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

" السواك مطهرة للفم مرضاة للرب[8]"

یعنی مسواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا سبب ہے۔

ماحولیاتی آلودگی صرف ملکی نہیں بلکہ عالمی سطح پر ایک خطرناک مسئلہ بنتا جا رہا ہے، سیرت طیبہ کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاشرے کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے سدِباب کے لئے کاوشوں کو تمام افراد

7۔ امام احمد ابن حنبل، مسند امام احمد، باب حدیث ابی مالک الاشعری، بیروت: دار العلمیہ، 2001، رقم: ۲۲۹۰۲

8۔ مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، رقم: ۷

معاشرے کی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی تو معاشرے کے لئے بڑی نقصان دہ ہے اس لئے اس سے بچنے کے لئے بھی مشترکہ کوششیں امت کی ذمہ داری ہے۔

نبی کریم ﷺ نے معاشرے کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر سرانجام دینے والی کاوشوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور اس خطرناک مسئلے سے بچنے کے لئے راہنما اصولوں کی نشاندہی کی ہے۔ آپ ﷺ نے زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے کھیتی باڑی اور شجرکاری کی ترغیب دی ہے۔ آبی آلودگی سے بچنے کے لئے پانی کو صاف رکھنے اور اس میں گندگی نہ ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ ہوائی آلودگی کے روک تھام کے لئے ہوا کو بدبو اور گندگی سے پاک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ گویا ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لئے سیرت طیبہ کا مطالعہ آج کے دور میں بھی ہمارے لئے راہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے اور آج کے جدید دور میں بھی ان ہدایات پر عمل کئے بغیر ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام مشکل ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے مسئلہ کا حل اور شجرکاری لازم وملزوم ہیں۔ شجرکاری نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ فضائی الودگی کا مقابلہ کرنے کے لیے درختوں اور جنگلات کو سب سے موثر ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے شجرکاری کی بہت زیادہ اہمیت بیان فرمائی ہے۔ سیرت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ درختوں اور پودوں کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ جنگی حالت میں بھی ان کو کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ ماحولیات کے تحفظ میں پودوں اور درختوں کا اہم کردار ہے کیونکہ ان میں زہریلی گیسوں کو جذب کرکے اچھی گیس فراہم کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سبزہ زار علاقے ہر جاندار کے لیے صحت بخش بھی ہوتے ہیں اور فرحت افزا بھی اور ہرے بھرے مقامات میں جو روحانی سکون ملتا ہے وہ کسی اور جگہ نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے زمینوں کو آباد کرنے، کھیتی باڑی کرنے اور شجرکاری کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ شجرکاری نہ صرف ضرورت ہے بلکہ یہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو واضح طور پر یہ احکام ملتے ہیں کہ بلا ضرورت درختوں کو ہرگز نہ کاٹا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے تو جنگ میں روانگی کے وقت مجاہدین کو اس بات کی تاکید فرمائی تھی کہ وہ شہروں اور فصلوں کو کسی صورت برباد نہ کریں۔ اس کی سب سے بڑی مثال فتح مکہ کی ہے کہ آپ (ﷺ) طاقت اور قوت کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جہاں پر انسانی جانوں کے زیاں سے منع فرمایا وہاں فصلوں اور اشجار کو نقصان پہنچانے سے بھی منع فرمادیا۔ رسول اللہ ﷺ نے شجرکاری کو صدقہ قرار دیا اور حکم

فرمایا کہ شجرکاری کرو خواہ روز قیامت سے پہلے ایک ہی درخت لگانے کی فرصت مل جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

"إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيد أَحَدِكُمْ فَسِيلةٌ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يقومَ حَتَّى يغرِسَهَا فَلْيفعَلْ[9]

اسی طرح کی حدیث امام بخاری کتاب المفرد میں بھی لائے ہیں۔ جناب انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يد أَحَدِكُمْ فَسِيلةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يغرِسَهَا فَلْيغرِسْهَا))[10]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو تو اگر وہ قیامت برپا ہونے سے پہلے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو لگا دے۔ قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے نفسا نفسی کا عالم ہو گا کوئی کسی کے بارے میں نہیں سوچے گا لیکن نبی کریم ﷺ نے شجرکاری کی اہمیت اس انداز میں بیان فرمائی کہ اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہے اور وہ اس کو لگا سکتا ہے تو لگائے بغیر کھڑا نہ ہو۔

اگر سیرت طیبہ کو دیکھا جائے تو بے شمار ایسے مقامات ہیں جہاں پر رسول اللہ ﷺ نے شجرکاری کرنے کی اہمیت بیان فرمائی اور ان پر اس قدر اجر و ثواب کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ ایک صحابیہ ام مبشر کے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں جا کر آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ درخت کس نے لگائے ہیں؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ تو انہوں نے کہا مسلمان نے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان پودا نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کوئی انسان یا چوپایہ یا پرندہ کھاتا ہے یا چرتا ہے یا چگتا ہے تو وہ پودا لگانے والے کے لیے صدقہ ہے۔[11]

9۔ ایضا، رقم الحدیث: ۱۳۳۲۲

10۔ محمد بن اسماعیل البخاری کتاب الادب المفرد، ریاض: مکتبہ المعارف، ۱۹۹۷، رقم: ۴۷۹

11۔ مُسند احمد، رقم: ۱۳۰۰۴

یہ حدیث مبارکہ صاف بتارہی ہے کہ کسی نیکی پر آخرت میں ثواب صرف مسلمانوں کو ملے گا اس کے علاوہ قیامت تک ثواب کا جو ذکر ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے کہ اگر کھیتی نہ رہے تو جن لوگوں نے اس پھل اور غلہ کو استعمال کیا تھا اور جس کی وجہ سے ان کے نشو نما ہوئی تھی اس کے بعد ان لوگوں کی وجہ سے ثواب ملتا ہے جن کی پرورش اور نشو ونما میں پہلے لوگوں کا حصہ رہا ہے۔یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہتا ہے۔ ان احادیث میں شجر کاری کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اور باغ لگانے والے اور کاشتکار کا اجر و ثواب قیامت تک جاری رہے گا، جب تک یہ باغ اور فصل اور پھر اگے ان سے پیدا ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔

شجر کاری کے ماحول پر مثبت اثرات

شجر کاری سے مراد زمین پر نئے پودے اور درخت لگانا ہے۔ شجر کاری کا لفظ عربی زبان کے لفظ شجر سے ماخوذ ہے۔

صاحب "المفردات فی غریب القرآن" لکھتے ہیں: الشجر من النبات: مالہ ساق،یقا: شجرۃ و شجر، نحو: ثمرۃ و ثمر[12]۔ نیو انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں ہے

> "To qualify as a tree a plant must be perennial (i.e., a plant that renews its growth each year) ;in addition , trees have a single self-supporting trunk that contain woody tissues."
> 13

کرہ ارض پر ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے شجر کاریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زمینی ماحول کو انسان کے لئے ساز گار بنانے کے لئے کرہ ارض پر مختلف انواع کے پودوں اور درختوں سے مزین کر دیا گیا ہے۔

[12]۔ راغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، بیروت: دار القلم، ۱۴۱۲ھ، ج۱ص۴۴۶

[13].The New Encyclopedia Britannica. (Chicago: Encyclopedia Britannica Inc...Ed.15th, 1992)28:879

آج کے دور حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور آپ ﷺ کے کردار کو عام کریں۔ درخت لگانا سنت نبوی ہے اگر دیکھا جائے تو جہاں درخت لگانا صدقہ ہے وہاں موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے بھی ضروری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں جہاں یہ آب وہوا کو صاف ستھرا رکھنے کی ضرورت ہیں وہاں یہ خوراک اور جاندار کی جسمانی ضروریات کے لیے بھی نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ پھل کھانے سے ہماری صحت ٹھیک رہتی ہے۔ بیماری حملہ نہیں کرتی اس کے لیے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ اہل فارس کی طویل عمر کی وجہ کیا تھی؟ حضرت سلیمان فارسی فارس کے باشندے تھے فارس میں رہنے والے لوگوں کی عمریں طویل ہونے کی بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ فارس کا بادشاہ نہروں کی کھدائی اور شجر کاری میں بہت رغبت رکھتا تھا اور یہی شجر کاری ان کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں معاون تھی جس کے باعث وہ بیمار کم ہوتے تھے اور ان کی عمریں طویل ہوتی تھیں۔ بنو امیہ کے دور میں فارس کے ماڈل کو زندہ کرتے ہوئے شجر کاری اور کھیتی باڑی کے کام کو بہت فروغ دیا گیا۔ مختلف پھلوں اور سبزیوں کی کاشت کے ساتھ ساتھ شجر کاری کے نئے نئے طریقے اختیار کئے گئے۔

موسمی تبدیلی عالمی حدت میں اضافہ کے حیاتیاتی تنوع پر اثرات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ہمارے ملک میں انسانوں کی طرف سے قدرت کی تخلیقات میں بلاجواز مداخلت بشمول جانوروں اور پرندوں کا غیر قانونی شکار، درختوں کی کٹائی، آبی و فضائی آلودگی میں اضافہ نہ صرف حیات کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ بلکہ اس ماحولیاتی تباہی کا بھی سبب بن رہا ہے جو ہر جاندار کے لیے نقصان دہ ہے۔ حیاتی تنوع کو نقصان پہنچانے والے انسان اس بات سے ناآشنا ہے کہ خود ان کی زندگیوں کا دارومدار بھی انہی حیاتیاتی سے جڑا ہے۔ انسان کے لیے آکسیجن نہایت ضروری ہے اور اگر آکسیجن نہیں ہو گی تو انسان بھی زندہ نہیں رہ سکے گا۔ ہم غذا کے طور پر جو کچھ بھی استعمال کرتے ہیں اس کے بنیادی عناصر

زمین سے اگائی جاتے ہیں اسی طرح پانی، ہوا، بادل، بارش، ندی یا دریا، سمندر گویا کائنات میں پھیلی یہ تمام اشکال ایک مخصوص عمل سے گزرنے کے بعد ہم تک پہنچتی ہے حیاتیاتی تنوع اسی مخصوص عمل کو برقرار رکھنے کا کام سرانجام دیتا ہے۔

قدرتی اور بشریاتی عمل کی وجہ سے جانوروں اور پودوں کی نایاب اقسام ان کا قدرتی ماحول اور جغرافیائی محل وقوع شدید خطرے میں ہے درحقیقت اس کرہ ارض کے نظام کو ایک خاص ترتیب میں رکھنے کے لئے ہی جاندار ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اگر یہ ختم ہوگئے تو کرہ ارض کا نظام بھی شدید طور پر متاثر ہو گا۔

زمین اب بہت تیزی سے ماحولیاتی تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے اور عالمی درجہ حرارت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے زراعت متاثر ہو رہی ہے۔ فصلوں کی پیداوار میں ہر سال واضح کمی ہو رہی ہے۔ فصلوں کی پیداوار، اناج کی غذائیت اور مویشیوں کی پیداواری صلاحیت کم ہو رہی ہے۔ زمین سیم و تھور کا شکار ہو رہی ہے اور زمین کا کٹاؤ بڑھ رہا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کاشت کے اوقات اور نشوونما کے مراحل کے حساب سے مختلف فصلوں پر مختلف ہوتے ہیں۔ درجہ حرارت تھوڑے عرصے کے لیے بڑھتا ہے تو اس سے گندم کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ مثلاً اگر زیادہ لمبے عرصے کے لیے درجہ حرارت بڑھ جائے تو اس کے اثرات گندم کی پیداوار پر مثبت ہوتے ہیں لیکن بارشوں میں تھوڑے یا لمبے عرصے کے لیے اضافہ دونوں صورتوں میں ہی گندم کی فصل کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

جنگلات کسی بھی علاقے کی آب وہوا کو خوشگوار بناتے ہیں اور درجہ حرارت کی شدت کو کم کر دیتے ہیں۔ جنگلات کافی حد تک بارش برسانے کا باعث بھی بنتے ہیں کیونکہ ان کی موجودگی میں ہوا میں آبی بخارات میں اضافہ ہو جاتا ہے جو بارش برسانے کا باعث بنتے ہیں۔ درختوں کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ

پانی کے بہاؤ سے مٹی کی زرخیز تہ بہ نہیں سکتی جس سے زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے۔ جنگلات کے نہ ہونے سے دریا اپنے ساتھ ریت اور مٹی کی بڑی مقدار بہالے جاتے ہیں جس سے ہمارے ڈیم اور مصنوعی جھیلیں بڑھ جاتی ہیں اور زراعت وصنعت کے لئے کم پانی زخیرہ ہوتا ہے۔ درخت سیم وتھور زدہ علاقوں میں بہت کارآمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیر زمین پانی کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کے باعث درجہ حرارت میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے اور سائنسدانوں نے متنبہ کیا ہے کہ زمین کو موسمیاتی تبدیلی کے باعث ہونے والی تباہی سے بچانے کے لیے فوری اقدامات لینے کی ضرورت ہے یہ جاننے کی ضرورت بھی ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی ہے کیا اور ہمارے ماحول پر یہ کیسے اثر انداز ہو رہی ہے؟ انسانی سرگرمیوں نے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں اضافہ کیا ہے جو درجہ حرارت کو بڑھاتا ہے۔ موسم میں شدت اور قطبی برف کا پگھلنا اس کے ممکنہ اثرات میں شامل ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلی کیا ہے؟ کسی ایک علاقے کی آب وہوا اس کے کئی سالوں کے اوسط ہوتی ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی اس اوسط میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔ زمین اب بہت تیزی سے ماحولیاتی تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے اور عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی کا کیا مطلب ہے؟ آب وہوا کی تبدیلی ہمارے طرز زندگی کو بدل دے گی۔ جس سے پانی کی قلت پیدا ہو گی اور خوراک پیدا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ کچھ خطے خطرناک حد تک گرم ہو سکتے ہیں اور دیگر سمندر کی سطح میں اضافے کی وجہ سے رہنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ موسم میں شدت کی وجہ سے پیش آنے والے واقعات جیسے گرمی کی لہر بارشیں اور طوفان بار بار آئیں گے اور ان کی شدت میں اضافہ ہو جائے گا یہ لوگوں کی زندگیوں اور ذریعہ معاش کے لیے خطرہ ہو گی۔ غریب ممالک کے شہریوں کے پاس حالات کے مطابق ڈھلنے کا امکان کم ہوتا ہے اس لیے وہ سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔

ہمارے ہاں جنگلات کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے جنگلی حیاتیات پر بھی اثر پڑ رہا ہے جس سے بہت جنگلی سے جنگلی جانوروں کی تعداد میں کم ہو رہی ہے اور کافی حد تک جنگلی جانوروں کی نسلیں ختم ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ آکسیجن کی کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادتی کا باعث بن رہا ہے۔ جنگلات کی کمی سیلاب کا باعث بنتی ہے کیونکہ درخت زمین پر کیل کی مانند ہیں۔ پاکستان خطے میں کم جنگلات والے ممالک میں شامل ہے جس کا صرف 4 فیصد جنگلات پر مشتمل ہے۔ اوزون لیئر فضائی آلودگی کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے۔ جو کہ زمین پر انسانی زندگی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

تمام موسمیاتی تبدیلی سے بچنے اور سب کو بچانے کے لیے ہمیں چاہیئے کے ہم اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ شجر کاری مہم میں جتنا ہو سکے حصہ ڈالیں اور اپنے طور پر بھی زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ اپنے ماحول کو صاف رکھیں۔ ایسے ذرائع کا استعمال کریں جو فضائی آلودگی کو کم کرے اور آنے والی نسلوں کو موسمیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچا سکیں۔

بحیثیتِ اُمتی بھی ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم سیرت طیبہ کا خصوصی مطالعہ کریں اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جنگلات کا تحفظ کریں اور شہری آبادی میں بھی شجر کاری کو عام کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ایسے اعمال بتائے کہ جن کا اجر و ثواب بندہ اس کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ ان میں علم سکھانے، نہر جاری کرنے کو، کنواں کھدوانے، مسجد تعمیر کروانے اور نیک صالح اولاد کی اپنے فوت شدگان والدین کے لیے دعائے مغفرت کرنے جیسے اعمال میں درخت لگانے کو بھی صدقہ فرمایا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں درختوں کے حوالے سے ترغیبات دی گئی ہیں۔ آج جہاں ہمیں درختوں کی افادیت اہمیت اور ضرورت کی جو قران و سنت میں تعلیمات دی

ہیں۔ ان کی طرف توجہ کرنی ہو گی اس کے ساتھ ساتھ ہمیں جو لگائے ہوئے شجر ہیں ان کی حفاظت کے لیے بھی اقدامات کرنے ضروری ہوں گے۔

نتیجہ بحث

مذکورہ بالا مضمون میں یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ:

ا۔ اسلام میں درختوں کی ضرورت واہمیت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے بلکہ شجر کاری کو کار ثواب بتایا گیا ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں بھی تمہیں درخت لگانے کی فرصت ملے تو تم درخت ضرور لگانا۔

۳۔ماحولیاتی آلودگی دور حاضر کا اہم ترین مسئلہ ہے۔

۴۔ درخت ہماری صحت اور ماحول کو بہتر بنانے کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

۵۔ درخت ہمیں آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔

۶۔ شجر کاری کے ذریعے زلزلہ اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچا جاسکتا ہے۔

۷۔ اسی طرح درخت ہمیں تیز ہواؤں، اندھیوں اور دیگر طوفانوں سے بچاتے ہیں۔

سفارشات و تجاویز

ا۔ماحولیات سے متعلقہ اسلامی تعلیمات عام کی جائیں۔

۲۔ ماحولیاتی آلودگی سے آگاہی کے لیے تعلیمی اداروں میں ایسے سینٹر قائم کیے جائیں جو بچوں کو ماحولیاتی آلودگی کی تباہ کاریوں سے آگاہ کر سکیں۔

۳۔ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لیے شجر کاری کی اہمیت پر عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔

۴۔ الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے بچوں میں ماحولیاتی آلودگی دور کرنے کی مہم چلائی جائے۔

۵۔ زیادہ سے زیادہ ماحولیاتی ریسرچ سینٹر قائم کیے جائیں اور اسلامی ماحولیاتی تنظیموں کی بنیاد رکھی جائے جو نسل نو کو ماحولیاتی آلودگی سے آگاہ کرے اور اس کے تدارک میں معاون ثابت ہوں۔

٦۔ یہ شعور دیا جائے کہ ہر مسلمان کا اخلاقی اور ملی فریضہ ہے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی سے اپنے آپ کو اور اپنے ماحول کو آلودہ ہونے سے بچائے اور شجر کاری عام کی جائے۔